سوال

کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کی سزا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص تکبر کے ساتھ کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے تو اس کی سزا کیا ہے؟ اگر مقصود تکبر نہ ہو تو پھر سزا کیا ہے؟ اور جو شخص اس سلسلہ میں حدیث حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے استدلال کرے تو اسے کیا جواب دیا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص ازراہ تکبر کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے تو اس کی سزا یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا، نہ کلام کرے گا اور نہ اسے پاک کرے گا اور اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور اگر مقصود تکبر نہ ہو تو اس کی سزا یہ ہوگی کہ ٹخنوں سے نیچے کے حصے کو دوزخ میں آگ کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَه بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ» (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار... ح: ۱۰۶)

’’تین شخص ایسے ہیں، جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: کپڑے کو نیچے لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور اپنے سودے کو جھوٹی قسم کا سہارا لے کر بیچنے والا۔‘‘

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

«مَنْ جَرَّ ثَوْبَه خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (صحیح البخاري، اللباس، باب من جر ازاره من غیر خیلاء ح: ۵۷۸۴ وصحیح مسلم، اللباس، باب تحریم جر الثوب خیلاء، ح: ۲۰۸۵(۴۴))

’’جو شخص ازراہ تکبر کپڑے کو گھسیٹے ہوئے چلے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا بھی نہیں۔‘‘

یہ وعید اس شخص کے بارے میں ہے، جو اپنے کپڑے کو تکبر کے ساتھ گھسیٹے اور جس شخص کا مقصد تکبر

نہ ہو تو صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَاأَسۡفَلَ مِنَ الۡكَعۡبَيۡنِ مِنَ الۡإِزَارِ فَفِي النَّارِ» (صحيح البخاري، اللباس، باب ما اسفل من الكعبين فهوفي النار، ح: ۵۷۸۷)

''تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو، وہ جہنم میں ہوگا۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تکبر کے ساتھ مقید نہیں فرمایا اور نہ مذکورہ بالا حدیث کے پیش نظر اسے مقید کرنا صحیح ہے کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِزَارَةُ الۡمُؤمِنِ إِلَى نِصۡفِ السَّاقِ وَلَاحَرَجَ أَوقال: لَاجُنَاحَ عليهِ فِيمَابَيۡنَهُ وَبَيۡنَ الۡكَعۡبَيۡنِ وِمَاكَانَ أَسۡفَلَ مِنۡ ذَلِكَ فَهُوَفِي النَّارِ وِمَنۡ جَرَّإِزَارَهُ بَطَرًالَمۡ يَنۡظُرِ اللّٰهُ إِلَيۡهِ يوم القيامةِ» (سنن ابی داود، اللباس، باب في قدر موضع الازارح: ۴۰۹۳ وسنن ابن ماجه، اللباس، باب موضع الازارِاين هو، ح: ۳۵۷۳ ومسند احمد: ۵/۳)

''مسلمان کا تہبند نصف پنڈلی تک ہے، نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان جو ہو اس میں کوئی حرج یا گناہ نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو، وہ آگ میں ہوگا (مراد جہنم کا ایندھن بنے گا) اور جس نے تکبر کے ساتھ اپنے تہبند کو گھسیٹا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا بھی نہیں۔''

دونوں عمل مختلف ہیں، اس لیے ان کی سزائیں بھی مختلف ہیں اور جب حکم اور سبب مختلف ہوں تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا ممنوع ہوتا ہے کیونکہ اس سے تناقض لازم آتا ہے۔ جو شخص حدیث حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارے خلاف بطور دلیل پیش کرے تو ہم کہیں گے کہ یہ حدیث تمہارے لیے دلیل نہیں بن سکتی اور اس کے درج ذیل وجوہ ہیں:
(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا تھا:

«إِنَّ أَحَدَ شِقَّيۡ ثَوۡبِي يَسۡتَرۡخِي إِلَّاأَنۡ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنۡهُ» (صحيح البخاري، اللباس، باب من جرازاره من غير خيلاء، ح: ۵۷۸۴)

''میرے تہبند کی ایک جانب ڈھیلی ہو جاتی ہے لیکن میں اس کا خیال رکھتا ہوں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے اختیار سے کپڑے کو نیچے نہیں لٹکاتے تھے بلکہ وہ خود بخود ڈھیلا ہو جاتا تھا اور آپ اسے اوپر اٹھانے کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن جو لوگ کپڑوں کو خود قصد وارادے سے لٹکاتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ تکبر سے ایسا نہیں کرتے تو ہم ان سے کہیں گے کہ اگر تم اپنے کپڑوں کو خود ٹخنوں سے نیچے لٹکاؤ اور تمہارا مقصد فخر وغرور نہ ہو تو ٹخنے سے نیچے لٹکائے جانے والے کپڑے کی وجہ سے تمہیں آگ کا عذاب ہوگا اور اگر تم فخر وغرور کے ساتھ لٹکاؤ تو تمہیں اس سے زیادہ بڑا عذاب ہوگا اور وہ یہ کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ تم سے کلام نہیں فرمائے گا، تمہاری طرف دیکھے گا بھی نہیں، تمہیں پاک نہیں کرے گا اور تمہارے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تزکیہ فرما دیا تھا بایں طور بذات خود آپ نے گواہی دی کہ وہ تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کرتے تو کیا ان میں سے کسی نے بھی اس طرح کا تزکیہ اور شہادت حاصل کر رکھی ہے۔ بات یہ ہے کہ شیطان بعض لوگوں کے لیے کتاب وسنت کے متشابہ نصوص کی اتباع کا دروازہ کھول دیتا ہے تاکہ ان کے لیے ان کے عمل کا جواز فراہم کر سکے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرما دیتا ہے۔ ہم اپنے لیے اور ان کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے ہدایت وعافیت کی دعا کرتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام